



سوال

(431) نماز تراویح چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائے یا دو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح دو رکعت پڑھنے کا حکم یا چار چار رکعت اگر نماز تراویح چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائے تو دو رکعت کے بعد عمداً قعدہ یعنی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھیں تو کیا یہ نماز صحیح ہوگی۔ (مسائل مذکور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں رات کی نماز دو رکعت آتی ہے۔ مگر چار بھی آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ایسا بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ نے آخر میں قعدہ کیا ایسے مسائل میں نزاع نہیں کرنی چاہیے۔

تمتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان سوالات میں کہ زید کتنا ہے نماز تراویح کچھ نہیں بدعت ہے نہ وہ پڑھتا ہے۔ اور نہ کسی کو پڑھنے دیتا ہے۔ جو آدمی نماز تراویح پڑھنے آتا ہے۔ اس کو مسجد سے بھگا دیتا ہے۔ نماز تراویح کو اول رات جماعت سے پڑھنا یہ سب کاموں کو بدعت کہتا ہے۔

2- نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے۔ یا درست؟

3- مسجد میں محراب بنانا بدعت ہے۔ جس میں محراب ہو قطعاً نماز نہ ہوگی۔؟ کتنا ہے درست ہے یا نہیں؟

4- صدقہ فطر غیر صالح یعنی جو لوگ تمام شرعی کاموں ایمان رکھتا ہے۔ مگر عملاً کبھی نماز چھوڑتا ہے گناہ سنتا ہے۔ نشہ پیتا ہے وغیرہ اس قسم کے آدمی کو دینا درست ہے یا نہیں؟

5- رمضان میں رسول اللہ ﷺ تراویح وتجددوں ساتھ پڑھتے تھے۔ یا صرف تہجد اس بارے میں رسول اللہ ﷺ واصحاب کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا کیا عمل تھا۔ منوا باللیل تو جروا



الجواب - 1 - زید کتا ہے تراویح کی نماز سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے۔ جیسا کہ صحاح ستہ کی صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے۔

"عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سال عن عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كان يزيدني رمضان والاني غيره على احدی عشرة ركعة"خ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی ابن کعب و تیمم داری کو تراویح کی نماز پڑھانے کے لئے امام مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ موطا امام مالک میں ہے۔

"عن السائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابن بن کعب و تیمم داری ان یقوا للناس باحدی عشرة ركعة"

اور اس نماز کو شب و سوا اور آخر شب میں ہر طرح پڑھنا جائز ہے۔ حضور ﷺ نے اکثر آخر شب میں پڑھی ہے۔ ایک مرتبہ اول شب سے آخر تک بھی پڑھی ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آپ کے پیچھے جماعت سے پڑھتے تھے فرض ہونے کے خوف سے آپ نے منع فرمایا جب آپ کا انتقال ہو گیا (ﷺ) تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جماعت سے نماز پڑھی ہے پہلے زمانے میں اس نماز کو قیام اللیل کہتے تھے۔ بعد میں اس کو تراویح کہنے لگے۔ نام کے بدلنے سے ماہیت نہیں بدلتی۔ اس کی نظیر میں بہت سی ہیں۔ اور تراویح پڑھانے والے کو مسجد سے نکال دینا سخت گناہ ہے۔ اور نکلنے والا "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمَهُ" کے مصداق ٹھہرے گا۔

2 - فرض نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

"ما من عجم بسط كفيه في دبر كل صلوة (الحديث) رواه الحافظ ابو بكر بن السنن عن الاسود العامري عن ابیه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الفجر فلما انخرت رفع يديه ودعا الخ رواه الحافظ ابو بكر بن ابی شیبہ عن محمد بن یحییٰ الاسلمی قال رايت عبد الله بن العزیز وراي رجلا رافعا يديه قبل ان يفرغ من صلوة فلما فرغ منها قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرفع يديه حتى يفرغ من صلوة" (رجالہ ثقات کذا فی کتاب فضل الدعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء)

3 - بعض کے نزدیک بدعت ہے۔ مگر راقم کے نزدیک جائز ہے۔ اور جس مسجد میں محراب ہے۔ اس نماز میں بلا کراہت جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

4 - دے سکتے ہیں۔ بشرط یہ کہ غریب۔ مسکین۔ ضرورت مند مستحق ہو۔ زکوٰۃ تالیف کی حیثیت سے جب کہ غیر مسلم کو دے سکتے ہیں تو مسلم فاسق کو بدرجہ اولیٰ دینا جائز ہے۔

5 - اس کا جواب پہلے سوال میں آچکا ہے۔ اگر عشاء کے بعد قیام اللیل کر لیا جائے تو یہ تراویح ہے اور سوجانے کے بعد وسط یا آخر شب میں قیام اللیل کرے تو یہ تہجد ہے اور دونوں طرح جائز ہے۔ جب اول شب میں پڑھ لیا تو آخر شب میں تہجد پڑھنا چاہیے۔ اور اگر آخر شب میں پڑھا تو وہی تراویح اور وہی تہجد ہو جائے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 604

محدث فتویٰ